جہنم کے سوداگر
THE TRADERS OF HELL
محمد جبران
ایم فل اسکالر
Episode 4:
جہنم کی آگ
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

http://paksociety.com

جہنم کی آگ (چوتھی قسط)

ڈاکٹر دانش اسحاق کا شمار پاکستان کے مانے ہوئے سرجنوں میں ہوتا تھا۔ وہ جرمنی سے خصوصی طور پر پلاسٹک سرجری کی سند لے کر آئے تھے۔ ان کا اپنا پرائیویٹ ہسپتال تھا جہاں پر ان کے علاوہ دیگر ڈاکٹرز بھی پریکٹس کرتے تھے۔ انہوں نے میری خاطر خصوصی طور پر اپنے ہسپتال سے دو ہفتوں کی چھٹی لے لی تھی اور ان کی جگہ ان کا چارج ان کی بیوی نے لے لیا تھا جو خود بھی سب سے بڑی ڈاکٹر تھیں اور تھائی لینڈ سے ایف سی پی ایس کر کے آئی تھیں۔ ڈاکٹر دانش ہماری انٹیلی جنس کے لئے وقتاً فوقتاً ٹائم نکالتے رہتے تھے اور ان سے اس سے قبل بھی میری ملاقات کسی نہ کسی موقعے پر ہوتی رہتی تھی۔ آپ کافی منجھے ہوئے ڈاکٹر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین انسان بھی تھے۔ ان کی کمپنی میں میں کبھی بھی بور نہیں ہوا تھا بہت زندہ دل اور کافی جی دار آدمی تھے۔

ان کی قابلیت کا تو میں پہلے ہی بتا چکا ہوں اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا مظاہرہ انہوں نے جگہ جگہ کیا میری پلاسٹک سرجری کی ذمہ داری ان کے ذمہ تھی۔ انہوں نے میرے چہرے کا خوب اچھی طرح سے معائنہ کیا اور اس دوران خوب مزے مزے کی باتیں بھی کرتے رہے۔ میں انکے ہاتھوں میں تھا اور مجبور تھا وہ مجھے کیا سے کیا بنا دیتے میرے اختیار میں نہیں تھا لہٰذا جو وہ کہتے اور چھیڑتے رہے میں صبر اور شکر سے ان کی باتیں سنتا رہا۔۔۔۔۔ باتیں کافی دلچسپ کرتے تھے سنتے ہی انسان بے اختیار مسکرا دیتا تھا۔۔۔۔

"میاں کب تک یوں چکراتے پھرو گے؟ اپنا گھر بسالو ورنہ یوں ہی اپنا چہرہ پوری عمر بدلواتے رہے گے۔۔۔۔۔۔ سوچ لو۔۔۔ لیکن میری حالت پر نہ جانے یہ سب کچھ تمہاری بھابی کا کیا دھرا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ ورنہ میں اب بھی تمہاری طرح جوان ہوتا۔۔"

میں اکثر خاموش رہتا تھا اور ان کی باتوں سے خوب لطف اندوز ہوتا رہتا تھا۔ بس ہلکی سی مسکراہٹ سے ہی کام چل جاتا تھا۔

"یہ بالوں میں دیکھ رہے ہو؟۔۔۔۔چاندی اتر آئی ہے۔۔۔۔معلوم ہے کیوں ایسا ہوا؟۔۔۔۔۔۔۔۔میں ڈبل ڈیوٹی کرتا ہوں۔۔۔" ان کا فقرہ ابھی ختم ہوا ہی تھا کہ میں قہقہہ لگا کر ہنسا اور گویا ہوا۔

"مطلب ایک ٹائم کلینک اور دوسرا ٹائم گھر۔۔۔۔۔۔"

"ہنس لو میرے بھائی ہنس لو۔۔۔وہ بھی جی بھر کر۔۔۔آج نہیں تو کل تمہیں بھی میری طرح ہونا پڑے گا اور پھر میری ہنسی بھی تم نہیں روک سکو گے۔۔۔۔یاد رکھنا گن گن کر بدلے لوں گا۔۔۔۔۔جس نے کی وہ بھی پچھتایا اور جس نے نہ کی وہ بھی پچھتایا۔۔۔"

"لیکن اسحاق صاحب کچھ لوگ وہ بھی تو ہیں جو ایک بار نہیں بار بار یہ کام کرتے ہیں مگر ان کے بالوں میں آپ کی طرح رونق نہیں آتی۔اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔۔۔"میں نے بھی انہیں جواباً چھیڑا۔۔۔کبھی کبھی میں بھی ان کے ساتھ ہی شامل ہو جایا کرتا تھا جس سے محفل بہت گرم رہتی تھی ورنہ تو میں بری طرح سے بور ہو جاتا تھا۔

"وہ تو یقیناً کسی ریاست کے مہاراجے یا پرنس ہی ہونگے۔۔۔اتنی بیویوں کو خوش رکھنا اور ان کی ہر فرمائیش کو پورا کرنا میرے بس میں تو نہیں۔۔۔۔۔۔لیکن تمہاری شرارت میں بھانپ گیا کہ تم کیا کہنا چاہ رہے ہو۔۔۔۔لیکن یاد رکھنا میں تمہاری خاطر اتنی پلاسٹک سرجیاں نہیں کر سکوں گا مجھے اور بھی بہت سے کام ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمہاری طرح نہیں ہوں کہ میں ہر شادی پر اپنی شکل ہی بدلوا لوں۔۔۔۔۔۔۔۔حد ہے تمہاری بھی جوان ویسے۔۔۔۔۔۔۔"ان کی بات ختم ہوئی ہی تھی کہ میں ایک بار پھر قہقہہ لگا ہنسنے لگا۔ان کا sense of humor کمال تھا۔

" جناب میرے فرشتوں کی توبہ آپ کی یہ حالت دیکھ کر کس نے اتنی شادیاں کرنی ہے عقل مند کے لئے آپ جیسے رول ماڈل ہی کافی ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔"

"کیا کیا سوچتے رہتے ہو میاں اب تم نے ہمیں رول ماڈل بھی بنا دیا ہے؟؟؟یعنی تمہاری پوری کوشش ہے کہ تم اب ڈیوڈ نہ بن سکو۔۔ویسے ایسا ڈیوڈ بنائوں گا کہ تم خود تو چھوڑو وہ تمہاری کون سے ایجنسی ہے۔۔۔۔کیا نام ہے اس کا۔۔۔۔۔ہاں بلیک ایجنسی۔۔۔اس کے سربراہ بھی شک نہیں ہو سکے گا بلکہ خود ڈیوڈ بھی تمہارے سامنے آجائے نہ تو وہ بھی تمہیں دیکھ کر ششدر رہ جائے گا۔"ان کی بات پر میں بے اختیار پھر سے مسکرا دیا۔اس وقت میری آنکھیں بند تھیں اور میں ایک بیڈ پر ایک اونچی بیک کے

ساتھ ٹیک لگائے نیم حالت میں پڑا ہوا تھا جبکہ ڈاکٹر صاحب میرے چہرہ کا خوب اچھی طرح سے مطالعہ کر چکے تھے۔ ان کے ساتھ ایک ٹیبل رکھی ہوئی جس پر ڈیوڈ کی ایک اصلی تصویر اور میرے چہرے کا اسکیچ بنا ہوا تھا۔ اس دوران انہوں نے ایک لوشن نما چیز میرے چہرے پر خوب اچھی طرح سے ملنی شروع کر دی۔ اس کام سے فارغ ہو کر انہوں نے مجھے پھر کہا

"دیکھو میاں اب خبر دار اپنی زبان مت چلانا ورنہ تم ڈیوڈ سے کچھ اور بھی بن سکتے ہو یہ بھی ممکن ہے کہ چارلی چیپلن بن جاؤ پھر مجھے مت کہنا کہ میں تو مسٹر بین بننا چاہتا تھا مگر یہ آپ نے کیا کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ تمہیں اب اپنی زبان خوب اچھی طرح سے بندر کھنی ہو گا اور میری باتوں کو صبر سے برداشت کرنا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔ہاہاہا۔۔" اس بار وہ بات کر کے خود ہی قہقہہ لگا کر ہنس پڑے اور مجھے ہنسنے کا موقعہ بھی نہ ملا۔۔۔وہ اپنا کام کرتے رہے اور پھر ہماری مزید کوئی بات نہ ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دیکھتے ہی دیکھتے وہ میری آنکھوں کے سامنے ایک جنگلی جانور لائے اور پھر اسے ایک جنگلی نے اس کی شہ رگ پر دانت گھاڑ کر اسے کاٹ دیا۔ وہ جانور بری طرح سے چیخنے چلانے لگا اس کی گردن سے خون کا ایک فوارہ پھوٹا ہی تھا کہ ان جنگلیوں نے اس کے خون کے سامنے ایک برتن رکھ دیا۔ سارے خون پوری رفتار کے ساتھ اس کے جسم سے نکل کر اس برتن میں گرنے لگا۔ کاٹنے کا کوئی مخصوص طریقہ تھا جس کی وجہ سے خون زیادہ جگہ سے نہ نکلا بلکہ ایک ہی جگہ سے نکلتے ہوئے ٹھیک اس برتن کے اوپر گر رہا تھا۔ بظاہر یہ ایک جنگلی پن کا مظاہرہ لگ رہا تھا مگر اس میں بھی ایک خاص مہارت تھی۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ مٹی کے برتن میں سارا خون تو نہ جمع کر سکے البتہ جتنا ہو سکا وہ انہوں نے کر لیا۔ پھر ان میں سے ایک جنگلی نے آگے بڑھ کر وہ برتن اٹھایا اور پھر وہ اسے اپنے ہاتھوں میں سجائے اپنے سردار کی طرف بڑھنے لگا۔

لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا وہ کچھ دیر میں سردار کے پاس پہنچا اور اس نے سردار کو وہ خون پیش کر دیا۔ آن کی آن میں سردار کو اچانک ایک دورہ پڑا اور پھر اس نے وہ برتن اپنے پیاسے ہونٹوں کو لگالیا اور پھر اس کے سامنے موجود تمام جنگلیوں سے زیادہ جنگلی ہونے کا مظاہرہ کرتے ہوئے غٹاغٹ وہ سارا خون پی لیا۔ اس کے پینے کا انداز اس کا بھونڈا تھا کہ سارا خون نیچے زمین پر اس کے نیم ننگے بدن پر گرتا ہوا نیچے بہہ گیا۔ جو سردار کے دائیں بائیں جنگلی عورتیں تھیں انہوں نے بھی اسی قسم کے جنگلی ہونے کا مظاہرہ کیا اور سردار

http://paksociety.com

کے پاس موجود زمین سے اس کے بدن سے چاٹ چاٹ کر سارا خون پینے لگیں۔ خون تو وہ کیا پیتیں ساری مٹی کھا رہی تھی اور خون کے چند ہی قطرے ان کے حلق میں اترے ہونگے۔

پورا مٹی کا برتن چاٹنے کے بعد نہ جانے سردار پر کیا آفت ٹوٹی کہ اس نے برتن ایک طرف پھینکا اور وہ بھی دوڑتا ہوا دیگر رقص کرنے والے جنگلیوں کے ساتھ رقص میں شامل ہو گیا۔ وہ جھولتا ہوا ان کے پاس پہنچا تھا اور اس کی حالت دیکھ کر لگتا تھا کہ جنگلی جانور کے خون پینے کے بعد اس پر نشہ سوار ہو گیا تھا۔ وہ جو کچھ ہو رہا تھا مجھ سے بے نیاز ہو کر ہو رہا تھا پھر میری بلا سے جو ہو رہا تھا وہ ہو تا رہے۔ مجھے اس کی کوئی پراوہ نہیں تھی بس وہ جو ہو رہا تھا وہ ہو تا رہے، میں بس اسے سکون سے دیکھ رہا تھا۔

اگر مجھے ان کی ذہنی حالت پر پہلے کوئی شک وشبہ تھا تو وہ اب دور ہو گیا مگر ان جنونی کیفیات کا اطلاق ان قریب مجھ پر بھی ہو سکتا تھا۔ جسے روکنے کے لئے کوئی نہ کوئی تدبیر کرنا بہت ضروری تھا اور اس کے بغیر کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ وہ مستقبل میں میرے ساتھ جو بھی کچھ کرنے والے تھے اس سے بچنے کے لئے مجھے ان کی کوئی نہ کوئی کمزوری ہاتھ میں لینا ضروری تھا جس سے مجھ پر پیش آنے والے حالات سے فائدہ اٹھایا جا سکتا تھا۔ یہ خیال آتے ہی میں ان کی تمام حرکات وسکنات کا بغور جائزہ لینے لگا جس سے ایک بات تو بڑی واضح تھی کہ یہ لوگ نہ صرف مکمل جاہل بلکہ جنگلی بھی ہیں لہذا ان سے بات چیت تو بالکل ممکن نہیں تھی جو ہماری مہذب دنیا کا خاصہ ہے۔

وہ لوگ ایک تو اپنے جنون کے آخری حد میں تھے اسی وجہ سے بحث کرنا اور وہ جو کر رہے ہیں اس انہیں روکنا یا اپنے حق میں مقدمہ لڑنا ناممکن تھا۔ اب دو ہی صورتیں ہو سکتی تھیں کہ وہ خدا ان کے دل میں لئے رحم کا جذبہ پیدا کر دے یا دوسرا کوئی اور میری مدد کو آجائے اس کے علاوہ بظاہر مجھے کوئی تیسری کوئی صورت دکھائی دے رہی تھی۔ یا اگر تھی تو میرا رب ہی اس پر مجھے واضح کر سکتا تھا فی الحال میں اس کی حکمت سمجھنے سے قاسر تھا لیکن میں اس سے مایوس ہرگز نہیں تھا جو بھی کچھ اس نے سوچا ہو گا وہ میرے لئے یقیناً بہترین تھا۔

جنگلی حبشیوں کا سردار کچھ دیر یوں ہی بے ہنگم رقص کرتا رہا پھر وہ دوبارہ مجہولوں کی طرح جھولتا ہوا دوبارہ اپنے مخصوص اونچے چبوترے پر چڑھ کر کھڑا ہو گیا۔ کچھ دیر وہ یوں ہی خالی خالی نظروں سے پورے ماحول کو دیکھتا رہا پھر یک بیک اس نے تین

http://paksociety.com

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

پاک سوسائٹی خاص کیوں ہیں:-

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف
- ایڈ فری لنکس
- ایک کلک سے ڈاؤنلوڈ
- ڈاؤنلوڈ اور آن لائن ریڈنگ ایک پیج پر
- کتاب کی مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
- ناولز اور عمران سیریز کی مُکمل رینج

Click on http://paksociety.com to Visit Us

پاک سوسائٹی کو فیس بُک پر جوائن کریں http://fb.com/paksociety

پاک سوسائٹی کو ٹوئٹر پر جوائن کریں http://twitter.com/paksociety1

پاک سوسائٹی کو گُوگل پلس پر جوائن کریں https://plus.google.com/112999726194960503629

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

ہمیں فیس بک پر لائک کریں اور ہر کتاب اپنی وال پر دیکھنے کے لئے امیج پر دی گئی ہدایات پر عمل کریں:-

http://paksociety.com

بار مخصوص انداز میں تالی بجائی تو ایک دم سے ڈھول پیٹنا بند ہو گیا اور اس کے ساتھ ساتھ رقص کرتے ہوئے حبشی بھی رک گئے اور پھر انہوں نے سردار کی طرف منہ کرتے ہوئے اپنے اپنے سر جھکا کر انتہائی احترام کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔

انہیں اپنے سامنے جھکتا دیکھ کر سردار کا سینہ مزید چوڑا ہو گیا اور اس نے زور زور چیختے ہوئے مقامی زبان میں کچھ کہنا شروع کر دیا تو سب لوگ میری جانب متوجہ ہو گئے پھر ان میں سے ایک شخص تیز تیز چلتا ہوا میرے پاس آیا پھر اس نے زمین سے مٹی اٹھا اٹھا کر مجھ پر پھنکنا شروع کر دی۔ اس کے بعد وہ واپس مڑا اور اپنے پیچھے موجود جنگلی جانور کی کھال ادھیڑنا شروع کر دی۔ آن کی آن میں وہ جانور اپنے ظاہر کپڑوں سے محروم ہو گیا پھر اس نے جانور کو واپس زمین پر پھینکا اور وہ کھال لئے تیز تیز چلتا ہوا میری جانب بڑھنے لگا۔

میرے پاس آ کر چند گز کے فاصلے پر اس بلند آواز سے کسی نامعلوم زبان میں ورد کرنا شروع کر دیا اس کے ہونٹ تیزی سے چل رہے تھے پھر کچھ ہی دیر میں اس وہ ورد بھی تمام ہوا اور پھر وہ اپنی خونی نظروں سے مجھے گھورتا ہوا میری پشت پر آیا پھر اس نے وہ کھال مجھے پہنا دی۔ اس کے بعد وہ واپس پلٹا اور پھر وہ دوبارہ میرے سامنے آ کر ایک بار پھر سے زمین سے مٹی اٹھا اٹھا کر مجھے پھینکے لگا اور ساتھ ساتھ وہ تیزی سے کوئی ورد بھی کرتا جا رہا تھا۔ جو ظاہر ہے میرے اوپر سے ہی گزر رہا تھا ابھی اس کا یہ عمل جاری تھا کہ اسے دیکھ کر سب حبشیوں میں یک بیک بجلی عود آئی اور انہوں ایک بار پھر سے دائرہ بنا کر رقص کرنا شروع کر دیا۔

معلوم نہیں کہ رقص ان کا محبوب مشغلہ تھا یا پھر وہ مجھے کوئی اعزاز بخش رہے تھے یہ بات کسی بھی طرح سے میرے پلے نہیں پڑ رہی تھی۔ مجھے اتنی عزت دینی تھی تو مجھے یوں باندھ کیوں رکھا تھا؟ اگر باندھا تھا تو یقیناً مجھے کسی کے آگے قربانی کے لئے پیش کرنا تھا اور اسی جانور جیسا حال میرا ابھی لکھا تھا تو یہ نہایت ہی بھیانک انجام تھا۔ جسے میں کبھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ مگر کرتا تو کیا کرتا؟ اس وقت تھا جو میں ان کے رحم و کرم پر۔۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تقریباً دوسرے ہفتے میری پٹیاں کھل گئی تھیں اور اب میں اپنی شکل آئینہ میں دیکھ کر ڈاکٹر صاحب کے فن کی داد دے رہا تھا۔ میری چہرہ مکمل طور پر تبدیل ہو چکا تھا اور اب تو شاید کچھ عرصہ تک میں خود بھی اپنے آپ کو نہ پہچان سکتا۔ ڈاکٹر صاحب نے جو

http://paksociety.com

کہا تھا وہ کر کے دکھ دیا تھا، بلاشبہ وہ اس وقت پاکستان کے چوٹی کی سرجنز میں شمار ہوتے تھے۔ ابھی میں اپنے چہرے کا آئینے میں دیکھ ہی رہا تھا کہ ایسے میں ڈاکٹر صاحب کمرے میں داخل ہوئے اور اپنی شوخ آواز میں عرض کرنے لگے:

"کیوں میاں کیا ہوا؟ باربار آئینہ دیکھ رہے ہو خیر ہے؟ کسی کو تلاش کر رہے ہو کیا؟"

"آیئے آیئے ڈاکٹر صاحب! ابھی میں آپ ہی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب آپ نے تو کایا ہی پلٹ دی، حقیقت میں میں اب خود کو پہنچاننے سے انکاری ہوں۔ خدا نے واقعی آپ کے ہاتھ چمتکار رکھا ہے۔"

"بس بس اتنی تعریفیں نہ کرو، میں تو ایک عام سا ڈاکٹر ہوں، چمتکار اور کایاپلٹ جیسی چیزیں وہ خود ہی عطا کر دیتا ہے۔ اس کی بے پناہ عنایتیں اور نوازشیں ہیں۔۔۔"

"بے شک بے شک اس میں تو کوئی شک نہیں، آپ کی انہی باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگر آپ یہاں اس قدر محنتی ہیں تو سوچیں گھر میں کس قدر نہ ہو گیں۔ وہاں تو آپ تقدیر ہی بدل دیتے ہونگے۔۔۔۔ ہیں ناں؟۔۔۔ہاہاہا" میں اپنا فقرہ مکمل کرتے ہی زوردار قہقہہ لگا کر ہنس پڑا مجھے دیکھتے ہی وہ بھی مسکرانے لگے۔

"بہت شریر ہو تم سچ میں، لگتا ہے تمہاری انہی حرکتوں کو دیکھ کر محکمے والوں نے تمہارا انتخاب کیا ہے۔ تمہارے آگے تو بڑے سے بڑے تیس مار خان بھی بھیگی بلی بن جاتے ہونگے تو اب یہ بیچاری لولھی لنگڑی کالی ایجنسی (بلیک ایجنسی) کیا کرے گی۔"

"وہ کچھ کرے نہ کرے مگر آپ نے تو سب کچھ کر دیا ہے اب اور کیا چاہیے۔۔۔۔ایسی ہر ایجنسی کی ایسی کی تیسی جو میرے اور آپ کے ملک کے سامنے کھڑے ہونے صرف ہمت بھی کرے۔۔۔۔۔"

"شاباش جوان مجھے تم سے یہی امید تھی اور میری آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ اتنے بلند جذبے اور جرات کے سامنے تو کوئی پہاڑ بھی آکر کھڑا ہو تو وہ بھی اپنا راستہ بدل لے گا تو یہ کالی ایجنسی کس کھیت کی مولی ہے۔ ویل ڈن جنٹلمن آئی ایم پراؤڈ آف یو۔۔۔"

ڈاکٹر صاحب نے زور زور سے میرے کندھے تھپکاتے ہوئے کہا ان کے آنکھوں میں ایک دم سے لہو اتر آیا تھا وہ وطن کی محبت سے سرشار ہو کر کہہ رہے تھے۔ میں نے انہیں جذباتی دیکھ کر آگے بڑھ کر ان کے سینے کے ساتھ اپنا سینہ لگا دیا۔ اس دوران جذبات کی رو میں بہہ کر ان کی آنکھوں بھیگ گئیں وہ میرے سینے سے کافی دیر تک لگے اپنے اندر کی آگ کو قابو میں کرنے بھرپور کوشش کرتے

http://paksociety.com

رہے۔انسان کے اندرونی احساسات تھے کہ وہ بہہ کر آنسو کی شکل میں باہر آ گئے تھے۔وہ کچھ دیر تو یوں ہی اپنے دل کی دھڑکنیں میرے دل کی دھڑکنوں سے ملا کر انہیں محسوس کرتے رہے پھر ایک دم سے مجھ جدا ہوئے اور اپنے آنسو پونچھتے ہوئے میری طرف دیکھنے لگے:

"کیا تمہیں آنسو نہیں آتے۔۔۔؟"ان کے سوال میں اس قدر سادگی تھی کہ ان پہ بہت پیار آ رہا تھا۔

"نہیں ڈاکٹر صاحب ہمیں نہ آنسو آتے ہیں اور نہ ہی ہمیں اپنی دھرتی کے سوا کسی اور بات کا غم ہوتا ہے۔وہ سپاہی ہی کیا جسے سردیوں میں سردی لگ جائے اور گرمیوں میں گرمی ہم بیمار نہیں ہوتے اسی لئے تو فولاد کہلاتے ہیں۔۔۔۔"

"بیٹا اللہ تمہارے جذبے ہمیشہ سلامت رکھے تم اس دھرتی ماں کے وہ سپوت ہو جسے وطن کا بچہ بچہ اپنا ہیرو سمجھتا ہے۔۔۔"ان کا فقرہ ختم ہوا اور بہت دیر تک کمرے میں کاٹ کھانے والی خاموشی رہی۔۔ہم دنوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک دوسرے کے جذبات و احساسات آنکھوں کی مدد سے ایک دوسرے کو منتقل کرتے رہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈھول ایک بار پھر سے شروع ہو گیا اور ان کا رقص بھی پورے عروج پر تھا پھر دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے اپنے گرد ایک لمبا سا دائرہ بنا لیا اور اپنے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر جھومنے لگے۔البتہ جو حبشی میرے اوپر مٹی پھینک رہا تھا وہ اس دوران مردہ جانور کا گوشت میرے سامنے لے آیا اور پھر اسے زمین پر پھینک کر میرے گرد زمین پر ایک لکڑی کی مدد سے ایک دائرہ بنا لیا اور پھر اس دائرے کے اندر اتر کر اس نے اس جانور کے ٹپکنے والے خون سے ایک اور نیم دائرہ بنایا اور پھر مردہ جانور کو میرے بالکل پاس لا کر میرے قدموں میں پھینکا اور خود وہ دائرے سے باہر نکل گیا۔

اس سارے عمل کے بعد اس نے بلند آواز سے ایک بار پھر کسی چیز کا ورد کرنا شروع کر دیا نہ جانے وہ کون سے شیطانی الفاظ اپنی زبان سے ادا کر رہا تھا مگر اس بار وہ الفاظ تو جیسے میرے وجود کو آر پار پستول سے نکلی گولیوں کی طرح چھلنی کرتے جا رہے تھے۔اس کا ہر ہر لفظ چن چن کر میری روح کو زخمی کرتا جا رہا تھا اس خطرناک حملے کا نہ تو میرے پاس کوئی توڑ تھا اور نہ ہی میری اس حوالے سے کوئی ٹریننگ ہوئی تھی۔مجھے تو لڑنے بھڑنے کی ہی ٹریننگ دی گئی تھی اور اپنے آپ کو کس طرح مشکل سے نکالنا ہے یہ سب کچھ میرے دماغ میں فیڈ تھا۔پھر اسی دماغ کی ہدایات پر ہی میرا دماغ عمل کرتا تھا۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

مگر اس وقت تو نہ جانے کون سی آفت مجھ پر ٹوٹ پڑی تھی، زندگی میں حقیقتاً میں نے اپنی زندگی میں کسی شیطانی عمل کے بارے میں نہ سوچا تھا اور اب میری جسم میں جو تکلیف ہو رہی تھی اسے بیان کرنا ایک بار پھر میرے لئے محال تھا۔ اس کے دیکھا دیکھی باقی افراد نے بھی بلند آواز سے انہی کلمات کو دہرانا شروع کر دیا۔ سسپنس اور تھرل میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ ہوتا جا رہا تھا الفاظ کا شور اور ساتھ میں ڈھول کی شیطانی آواز نے میرے ذہن کو بالکل ماؤف کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔ وقت نے اپنی چال ایک بار پھر سست کر دی تھی اور اس ہولناک منظر کو میری نظروں کے سامنے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قید کر دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

پھر اسی خاموشی کو کمرے میں آکر ایک ملازم نے توڑا اس نے آکر ہمیں اطلاع دی کے پاس کے کمرے میں میرے لئے ایک کچھ ضروری چیزیں آئی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب اور میں چند لمحے اسے دیکھتے رہے پھر اسے آنے کا کہہ کر اس کے جاتے ہی کچھ دیر بعد ہم لوگ بھی وہاں سے روانہ ہو کر اسٹڈی روم میں آگئے جہاں پر کاغذات کا پلندہ میرا منتظر تھا۔

"ڈاکٹر صاحب لگتا ہے کہ اب میرا کام شروع ہو گیا مجھے ایک کپ چائے چاہے اگر آپ ساتھ دیں گے تو مجھے بہت خوشی ہو گی نہیں تو مجھے ابھی گزشتہ ہفتے جو جو ہوا ہے اس کی باقاعدہ خبر لینی ہے۔ یہ کاغذات میری راہ نمائی کے لئے ہی لائے گئے ہیں۔۔۔" میں نے پیچھے پلٹ کر ان کی جانب دیکھا تو نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"میرے خیال میں میرا کام ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔ یہاں سے اب تمہارا کام شروع ہو جائے گا اور اب مجھے واپس جانا ہو گا ورنہ میری بیوی میرا کچومر نکال دے گی۔۔۔" ان کی اس بات پر میں ایک بار پھر قہقہہ لگا ہنسا اور پھر گویا ہوا۔

"ہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔ آخر اصل بات آپ کی زبان پر آ ہی گئی میں سمجھا آپ آخری لمحے تک اس بات کو گول ہی کرتے رہیں گے اور میں آپ کی اصل حقیقت کو جاننے کے لئے ترستا رہوں گا۔ مگر آپ تو کافی مہربان ثابت ہوئے ہیں۔۔۔۔ ہاہاہا"

-"یہ تو اب تم مجھ سے گزشتہ دنوں کے بدلے لے رہے ہو جو میں نے تمہیں ستایا ہے۔۔۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔۔ اس طرح تو نہیں چلے گا میاں۔۔۔۔۔ کچھ اور سوچو کسی اور بات پر عمل کرو۔"

http://paksociety.com

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

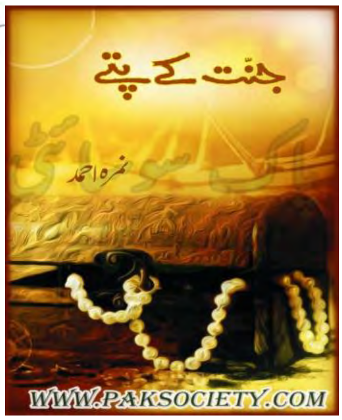

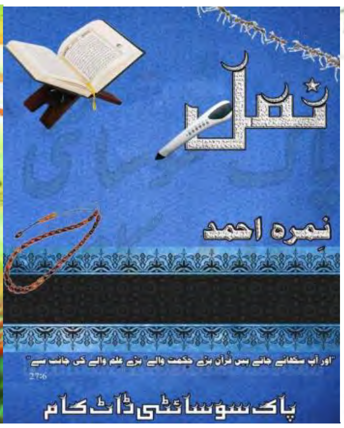

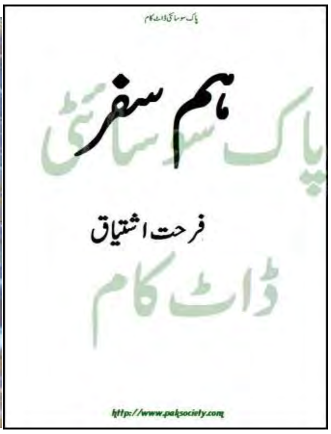

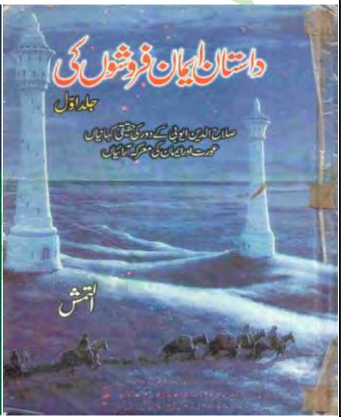

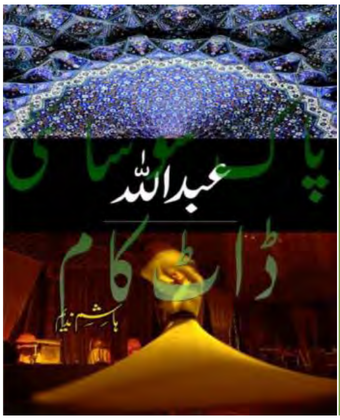

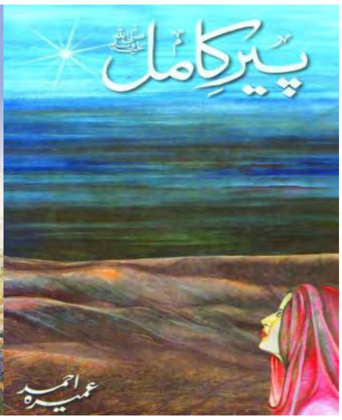

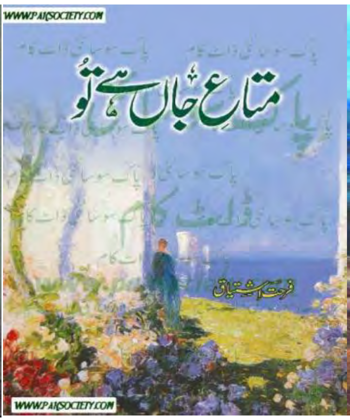

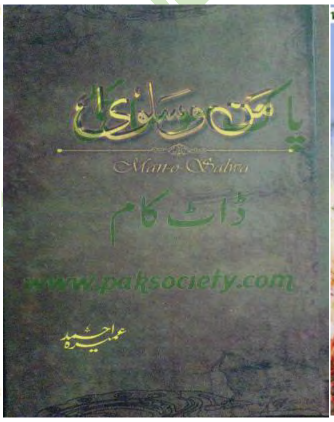

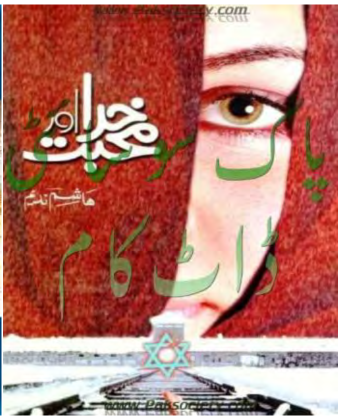

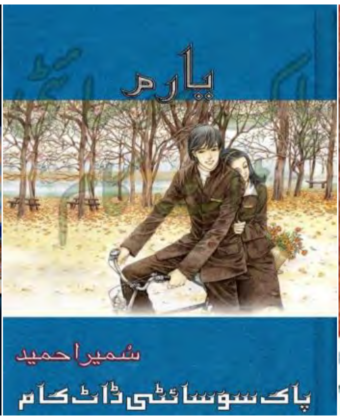

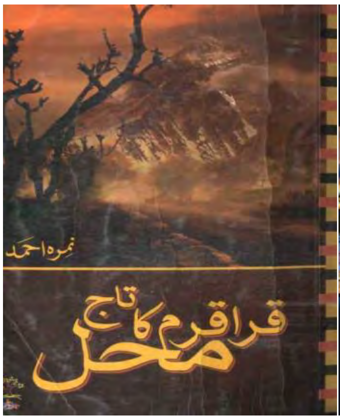

۔"کیابات کر رہے ہیں جناب میں بھلا آپ کو کیوں اور کیسے ستانے لگا، میں نے تو آپ کی تعریف کرنی تھی کہ خدا نے آپ کے ہاتھوں میں جادو رکھا ہے جادو۔۔۔۔ بلاشبہ آپ کمال ہو"

"بس بس میری اس قدر تعریف نہ کرو اگر میں پھول گیا تو پھر کیا ہو گا؟ اس پھولے ہوئے پیٹ اور چوڑی چھاتی کے ساتھ تو میں تمہاری بھابھی کے سامنے بھی نہیں جا پاؤں گا وہ تو کہے گی کہ اچھا بڑے مزے کر کے آئے ہیں اب ذرا گھر پر بھی توجہ دو۔ بس پھر اسی دن ہی جو ہوا تم میرے غبارے میں بھر رہے ہو وہ نکل جائے گی۔"

"میں بھلا کیوں آپ کے غبارے میں ہوا بھرنے لگا۔۔۔۔۔ خیر چھوڑیں یہ بتائیں اب میری آفر مان رہے ہیں یا آپ کا ارادہ پکا ہے؟ میرے خیال میں تو آپ کو میرے ساتھ ایک کپ چائے لازمی پی کر جانی چاہیے پھر نہ جانے ہماری کب ملاقات ہو۔۔ آپ کہاں ہوں اور ہم کہاں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے امید ہے آپ اس خاکسار کی گزارش کو رد نہیں کریں گے۔"

"چل یار تو بھی کیا یاد کرے گے تمہارے ساتھ الوداعی چائے پی ہی لیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ ویسے تم ٹھیک کہتے ہو پھر پتہ نہیں ہماری ملاقات کب ہوتی ہے جانے ہوتی بھی ہے یا نہیں۔۔۔۔" اس کے ساتھ ہی میں نے ملازم کو آواز دے کر دو کپ چائے لانے کو کہا اور پھر ہم دونوں ایک ٹیبل پر آمنے سامنے کرسیاں گھسیٹ کر بیٹھ گئے۔ درمیانے سائز کے اس کمرے کو نہایت بہترین انداز میں سجایا گیا تھا۔ ہم لوگ ایک پرائیوٹ رہائش گاہ میں تھے اور یہ اسلام آباد میں ہی تھی۔ اس دوران دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی تھی عابد گینگ کے ساتھ کیا سے کیا ہو گیا تھا اس کی تمام تفصیل کاغذات اور فائلوں کے پلندہ میں موجود تھی اور ساتھ میں کچھ ریکارڈ کئے ہوئے بیانات بھی موجود تھے۔ ان تمام ضروری چیزوں کے مطالعہ کے بعد اور انہیں خوب اچھی طرح سے کھنگال لینے کے بعد اب مجھے عملی طور پر ڈیوٹی کی جگہ میدان میں آنا اور وہ بھی اس طرح سے کہ کسی کو بھی کانوں کان خبر نہ ہوتی۔

اس دوران ڈاکٹر اور میں ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے کہ ملازم چائے لے آیا۔ بہت ہی غضب کی چائے بنی ہوئی تھی ہم دونوں خوب مزے کے ساتھ چسکیاں لے لے کے پی اور پھر کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر صاحب مجھ سے اجازت لے کر کوٹھی سے روانہ ہو گئے میں خود انہیں گیراج تک چھوڑنے گیا جہاں سے ایک بڑی گاڑی میں ہمارے محکمے کے ملازمین انہیں ان کی رہائش گاہ میں چھوڑ آتے۔ وہاں ہم ایک دوسرے کے ساتھ خوب اچھی طرح سے بغل گیر ہوئے اور پھر میں انہیں رخصت کرتا ہوا واپس اسٹڈی روم میں آگیا۔ جہاں پر گزشتہ دنوں کی ایک مکمل روئیداد میرے منتظر تھی۔

http://paksociety.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

مجھے کچھ خیال نہیں تھا کہ اگلے پل مجھ پر کیا بیتے گی لیکن دل ہی دل میں میں کلمہ طیبہ کا ورد کرنا شروع کر دیا تھا اور خود کو میں پہلے ہی اپنے رب کے حوالے کر چکا تھا شاید اس وقت وہی میرا اکلوتا مددگار تھا وہ چاہتا تو سب کچھ بدل سکتا تھا اسے کتنی دیر لگتی تھی۔ ایک دم سے آسمان پر تیز آسمانی بجلی چمکی اور اس کا شعلہ پوری قوت سے میری جانب لپکا اور دوسرے ہی لمحے میں پوری طرح سے اس آسمانی بجلی کی زد میں آگیا۔ یہ ناقابل یقین اور ناقابل بیان منظر تھا جو خود مجھ پر بیت رہا تھا یہ کافی حیران کن تھا۔

پھر آن کی آن میں میرے تن بدن میں آگ لگ گئی اور میں بری طرح سے تڑپتا ہوا اپنے آپ کو مچلتے ہوئے رسیوں سے چھڑوانے لگا مگر شاید اب دیر ہو چکی تو حالت میری سوچ سے کہیں آگے بڑھ گئے تھے۔ میرا وجود بری طرح سے جل رہا تھا اور آگ کے شعلوں نے مکمل طور پر مجھے جکڑ لیا تھا۔ میں لاشعوری طور پر اپنے آپ کو بچانے کے لئے کوشش کرتے ہوئے ادھر ادھر اپنے جسم کو حرکت دینے لگا مگر یہ ساری کوشش محض ناکامی کے سوا اور کچھ نہیں تھی۔

میں نہیں جانتا کہ وہ آسمانی بجلی مجھ پر کیوں گری تھی اور ان حبشیوں کے کلام میں آخر کیا طاقت تھی کہ شیطان اپنی تمام تر شیطانی قوت کے ساتھ خود ہی میدان عمل میں کود گیا تھا۔ میری زندگی کا سب سے حیران کن اور ناقابل یقین منظر تھا جو میں دیکھ رہا تھا میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ جب سے میں اغوا ہوا ہوں تو آخر یہ مجھ یہ سب کچھ آخر کیوں بیت رہا ہے۔ میں ایک بار پھر دنیا اور مافیا سے بے گانہ ہوتا چلا گیا۔ بدن میں لگنے والی آگ نے مکمل طور پر مجھے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا اور اب مجھے اس آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔ وہ آگ جہنم کی آگ تھی جس نے مجھے بالکل بے بس کر دیا تھا اور میں سوچنے سمجھنے کی تمام صلاحیتوں سے محروم ہو گیا تھا۔ جو آخری خیال میرے دماغ تھا وہ یہ کہ میرے بچنے کی اب کوئی امید نہیں اور مجھے سچ میں حبشیوں کے شیطان کے سامنے بلیدان کر دیا گیا ہے۔ اب مجھے یہ جہنم کی آگ کے شعلے ہمیشہ کے لئے جلا کر راکھ کر دیں گے۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

آپکی قیمتی رائے کا انتظار رہے گا۔۔

(جاری ہے)

http://paksociety.com